باب دوم

ایمانیات وعبادات

الف ایمانیات

(1) عقیدۂ ختمِ نبوّت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. ختمِ نبوّت کے معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
2. اس بات سے واقف ہو سکیں کہ عقیدۂ ختمِ نبوّت رسالت کی اہم خصوصیت ہے۔
3. یہ بات سمجھ سکیں کہ عقیدۂ ختمِ نبوّت کا منکر دائرۂ اسلام سے مکمل طور پر خارج ہے۔
4. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی مانتے ہوئے اس عقیدے کو مضبوط کر سکیں۔
5. اس بات پر پختہ یقین رکھیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لائی ہوئی شریعت آخری، تکمیلی اور جامع شریعت ہے، جس کی بدولت گذشتہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔
6. عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفّظ کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کردار کا جائزہ لے سکیں۔
7. عقیدہ ختمِ نبوّت اور اس کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مبلّغِ اسلام بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام کو دنیا میں بھیجا۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السّلام اور سب سے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت کا معنیٰ:

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسی لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ یعنی آخری نبی ہیں۔ جو شخص آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد رسالت یا نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ جھوٹا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اسلام کے اس بنیادی عقیدے کو عقیدۂ ختمِ نبوّت کہتے ہیں۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت قرآنِ مجید میں مذکور بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۠

(سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ

ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (صحیح بخاری:3455)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی خوب صورتی کا سامان کیا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہوں۔ (صحیح بخاری:3535)

عقیدۂ ختمِ نبوّت، مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ:

ختمِ نبوّت کے بارے میں مسلمانوں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امّت آخری امّت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت قرآنِ مجید کی عملی تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید اور سنّتِ نبوی کو محفوظ فرما دیا ہے۔ اب قیامت تک کسی اور نبی یا رسول کی ضرورت نہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد جو شخص رسالت یا نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے، وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ماننے والے بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر دینِ اسلام کی تعلیمات کو مکمل کر دیا ہے۔ اس لیے انسانوں کی کامیابی اور نجات کا واحد راستہ قرآنِ مجید پر عمل اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہے، کیوں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے انبیائے کرام علیہم السلام کی پچھلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب نجات کا واحد راستہ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتباع اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر عمل ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفّظ کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر قسم کی مصلحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفّظ کے لیے جو سب سے پہلے جنگ لڑی گئی اسے جنگِ یمامہ کہتے ہیں۔ یہ جنگ مُسیلمہ کذّاب کے خلاف لڑی گئی۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبوّت کے جھوٹے مدّعی مُسیلمہ کذّاب کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر تیار کیا۔ اسلامی فوج یمامہ پہنچی، جہاں زبردست جنگ ہوئی۔ مُسیلمہ کذّاب کے اکیس ہزار آدمی مارے گئے، مُسیلمہ کذّاب قتل ہوا اور باقی لوگ بھاگ گئے۔ اسلامی لشکر کے بارہ سو (1200) مجاہدین شہید ہوئے جن میں سات سو (700) قرآنِ مجید کے حافظ تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں اسلام کے تحفُّظ و دفاع کے لیے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی کل تعداد دو سو انسٹھ (259) ہے اور عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفُّظ و دفاع کے لیے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی تعداد بارہ سو (1200) ہے۔ یہ جنگ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں مُسیلمہ کذّاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور سے لے کر آج تک امّتِ مسلمہ نے تحفُّظِ ختمِ نبوّت کے معاملے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت کا تقاضا:

عقیدۂ ختمِ نبوت کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ اس کا ہر طرح سے دفاع کیا جائے، اس کے عملی اظہار کے لیے ہم آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لائے ہوئے دین پر عمل کریں اور اس دین کو دوسروں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر کوئی شخص حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی مانے لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دین کو آگے پہنچانے کی کوشش نہ کرے تو گویا وہ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تقاضے پر عمل نہیں کر رہا۔

دینِ اسلام میں ختمِ نبوّت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ایک ہے جن پر پورے عالمِ اسلام کا ہر زمانے میں اتفاق رہا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ عہدِ نبوّت سے لے کر آج تک ہر مسلمان کا اس پر ایمان ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں۔ قرآنِ مجید کی کم و بیش ایک سو آیات اور رحمتِ عالم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بے شمار احادیث مبارکہ سے یہ عقیدہ ثابت ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدۂ ختمِ نبوّت پر کامل ایمان رکھیں اور اس عقیدہ سے اپنی نسل نو کو بھی روشناس کرائیں تا کہ دین کو آگے پہنچانے کا عمل جاری رہ سکے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

i سب سے پہلے نبی ہیں:

(الف) حضرت آدم علیہ السّلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السّلام

(ج) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (د) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

ii حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک اب کوئی نبی نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں:

(الف) عقیدۂ تقدیر (ب) عقیدۂ آخرت (ج) عقیدۂ توحید (د) عقیدۂ ختمِ نبوّت

iii نبوّت کے جھوٹے مدّعی مسیلمہ کذّاب کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجا گیا:

(الف) یمامہ کی طرف (ب) یمن کی طرف (ج) بدر کی طرف (د) شام کی طرف

iv جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ہے:

(الف) بارہ سو (ب) تیرہ سو (ج) چودہ سو (د) پندرہ سو

v عقیدۂ ختمِ نبوّت کا اوّلین تقاضا ہے:

(الف) مسجد بنوانا (ب) جہاد کرنا (ج) صدقہ وخیرات (د) ہر طرح اس کا دفاع کرنا

2 مختصر جواب دیں۔

i اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السّلام کو دنیا میں کیوں بھیجا؟

ii عقیدۂ ختمِ نبوّت سے کیا مراد ہے؟

iii عقیدۂ ختمِ نبوّت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

iv عقیدۂ ختمِ نبوّت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

v عقیدۂ ختمِ نبوّت کا اوّلین تقاضا کیا ہے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i قرآن وسنّت کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوّت بیان کریں۔

ii حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عقیدۂ ختمِ نبوّت کا کیسے تحفّظ کیا؟ تفصیلاً بیان کریں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

4 خالی جگہ پر کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی ------------- ہیں۔

(ii) اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ------------- ہیں۔

(iii) جنگِ یمامہ میں ------------- مجاہدین شہید ہوئے۔

(iv) جنگِ یمامہ میں اسلامی لشکر ------------- نے تیار کیا۔

(v) عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے لڑی گئی سب سے پہلی جنگ کا نام ------------- ہے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ ختمِ نبوّت کے موضوع پر قرآنِ مجید کی آیتِ کریمہ اور مستند احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ تلاش کر کے کاپی پر لکھیں اور پھر ان کا چارٹ بھی بنائیں۔ تمام نکات دوستوں کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر چالیس (40) ترجمے کے ساتھ طلبہ کو یاد کرائیں۔ اس کا عقیدۂ ختمِ نبوت سے تعلق واضح کریں۔
- عقیدۂ ختمِ نبوّت کے عنوان پر تقریری مقابلہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

(2) فرشتوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ

1. فرشتوں کے تصوّر اور ان کی تخلیق کے مقصد سے آگاہ ہوسکیں۔
2. یہ سمجھ سکیں کہ فرشتوں پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد کا جز ولازم ہے۔
3. فرشتوں کی صفات خصوصاً معصوم عن الخطا ہونے کے بارے میں آگاہی حاصل کرسکیں۔
4. قرآن وسنّت میں مذکور چند فرشتوں کے ناموں اور ان کی ذمہ داریوں (مثلاً کراماً کاتبین وغیرہ) کو جان سکیں۔
5. یہ سمجھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے احکام کی انجام دہی کے لیے فرشتوں سمیت کسی بھی مخلوق کی محتاج نہیں ہے۔
6. اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق یعنی فرشتوں پر ایمان پختہ کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں ان کے ادب واحترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ان کے متعلق تعظیمی رویہ اختیار کرسکیں۔
7. یہ بیان کرسکیں کہ فرشتوں کے وجود کا انکار، توہین اور تمسخر اڑانا ایمان کے منافی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

فرشتوں پر ایمان رکھنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ فرشتوں پر ایمان رکھنے کا قرآنِ مجید میں حکم آیا ہے۔ فرشتوں کا انکار کرنے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو یقیناً وہ بھٹک کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (سورۃ النساء:136)

فرشتوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے۔ اس لیے انھیں اللہ تعالیٰ کی ''نوری مخلوق'' کہا جاتا ہے۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی حاجت نہیں ہے۔ فرشتے معصوم عَنِ الْخَطا ہیں یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہوسکتا۔ فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مصروف رہتے ہیں۔ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ (سورۃ التحریم:6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتوں کی ذمّہ داریاں:

فرشتے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کئی ایک کام سرانجام دے رہے ہیں، جن میں بارشیں برسانا، ہواؤں کا چلانا، انسان کے اچھے برے اَعمال لکھنا، انھیں رزق پہنچانا وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی بار فرشتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ فرشتوں کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

حضرت جبریل علیہ السّلام:

حضرت جبریل علیہ السّلام تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔ ان کا کام انبیائے کرام علیہم السّلام پر وحی نازل کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید

میں ان کی تعریف فرمائی ہے اور انھیں امانت دار اور طاقت ور قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو قوّت والا ہے (اور) عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ والا ہے۔ جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے (اور وہ) وہاں امانت دار ہے۔" (سورۃ التکویر:20-21)

حضرت میکائیل علیہ السّلام: ان کا کام بارش برسانا اور رزق اتارنا ہے۔

حضرت اسرافیل علیہ السّلام: یہ قیامت کے نزدیک صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السّلام: ان کا کام جانداروں کی روح نکالنا ہے۔ انھیں "مَلَكُ الْمَوْت" یعنی موت کا فرشتہ بھی کہا جاتا ہے۔

کراماً کاتبین: کچھ فرشتے وہ ہیں جنھیں انسانوں کے اَعمال لکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، ان فرشتوں کو کِرَامًا کَاتِبِیْن کہتے ہیں۔

منکر نکیر: وہ فرشتے جو انسان کے مرجانے کے بعد اس سے سوال جواب کرتے ہیں انھیں مُنْکَر نَکِیر کہا جاتا ہے۔ انھیں "نَکِیْرَیْن" بھی کہا جاتا ہے۔

مالک اور رضوان: جو فرشتہ جہنّم کا داروغہ ہے اس کا نام مالک ہے اور جو فرشتہ جنّت کا دربان ہے اس کا نام رضوان ہے۔

ھاروت اور ماروت: ھاروت اور ماروت بھی دو فرشتوں کے نام ہیں جو بابل کی سرزمین پر اتارے گئے تھے۔

قرآنِ مجید میں اور بھی بہت سے فرشتوں کا ذکر آیا ہے جو مختلف قوموں پر عذاب نازل کرنے اور ان کی آزمائش کے لیے اتارے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لیے بھی فرشتے مقرّر فرمائے ہیں۔ یہ فرشتے ہمیں نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں اور ہماری حفاظت کرتے ہیں۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر ہر کام کا مختارِ کل ہے، وہ اپنے کام کرنے کے لیے فرشتوں کا قطعی طور پر محتاج نہیں ہے۔

فرشتوں کا ادب و احترام:

ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ فرشتوں کا احترام کرے اور ان کے لیے تعظیم کے جذبات رکھے۔ فرشتوں کا مذاق اڑانا یا ان کے بارے میں نامناسب باتیں کہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نوری مخلوق کے بارے میں زبان سے ہمیشہ اچھی اور باادب بات ہی نکالنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے شعائر اور اسلامی عقائد کا مذاق اڑانا منافقین کا طریقہ ہے، ایک سچا مسلمان کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ جو لوگ اسلامی شعائر اور مقدّس ہستیوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ فرشتوں پر ایمان رکھے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i فرشتوں کو پیدا کیا گیا ہے:

(الف) آگ سے (ب) مٹی سے (ج) نور سے (د) پانی سے

(ii) اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لانا ذمہ داری تھی:

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام (ب) حضرت میکائیل علیہ السلام (ج) حضرت عزرائیل علیہ السلام (د) حضرت اسرافیل علیہ السلام

(iii) انسان کی موت کے بعد اس سے سوال جواب کرنے والے فرشتوں کو کہتے ہیں:

(الف) کراماً کاتبین (ب) منکر نکیر (ج) مالک اور رضوان (د) ھاروت اور ماروت

(iv) جانداروں کی روح نکالنے والے فرشتے کو کہا جاتا ہے:

(الف) محافظ (ب) مالک (ج) ملک الموت (د) رضوان

(v) فرشتوں کی تعداد کا علم صرف ہے:

(الف) حضرت جبریل علیہ السلام کو (ب) جنات کو (ج) اللہ تعالیٰ کو (د) انبیائے کرام علیھم السلام کو

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

2 مختصر جواب دیجیے۔

(i) فرشتوں کو نوری مخلوق کیوں کہا جاتا ہے؟

(ii) حضرت میکائیل علیہ السّلام کی ذمہ داری کیا ہے؟

(iii) جہنم کے داروغہ اور جنّت کے دربان فرشتے کا کیا نام ہے؟

(iv) حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی ذمہ داری کیا ہے؟

(v) فرشتوں کی کوئی دو ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) فرشتوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

(ii) فرشتوں کے احترام کے بارے میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ چند ایسی قرآنی آیات کی فہرست بنائیں جن میں فرشتوں کا ذکر ہو، ان آیاتِ مبارکہ کا تذکرہ جماعت میں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- قرآن وسنّت میں مذکور چند فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریوں پر مشتمل ایک فہرست بنانے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- طلبہ کو فرشتوں پر ایمان کی اہمیّت سے آگاہ کیجیے۔
- احادیثِ مبارکہ میں فرشتوں کے جو واقعات آئے ہیں ان میں سے کچھ طلبہ کو سنائیے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام کا وحی لے کر آنا، غزوۂ بدر میں فرشتوں کا اترنا اور اس طرح کے دوسرے واقعات سے طلبہ کے دل میں فرشتوں پر ایمان کا عقیدہ راسخ کیجیے۔ فرشتوں پر ایمان کا دینِ اسلام سے تعلق واضح کیجیے۔

(3) آسمانی کتابوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1. اس بات کو سمجھ کر ایمان پختہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہ نمائی کے لیے اپنے رسولوں پر الہامی کتب اور صحائف نازل کیے ہیں۔
2. آسمانی کتب اور صحائف میں فرق اور ان کے نزول کا مقصد جان سکیں۔
3. سمجھ سکیں کہ قرآنِ مجید ہی اللہ تعالیٰ کی وہ واحد اور آخری کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے۔
4. قرآنِ مجید کی خصوصیات اور اس کی اعجازی شان سے واقف ہو سکیں۔
5. تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھیں اور الہامی کتب میں صرف قرآنِ مجید کو ہی مکمل ضابطہ حیات سمجھتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السّلام کو بھیجا۔ انبیائے کرام علیہم السّلام نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے، صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور اچھے کام کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے بہت سے انبیائے کرام علیہم السّلام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔

مشہور آسمانی کتابیں:

جن انبیاء کرام علیہم السّلام پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، ان میں سے چار انبیائے کرام علیہم السّلام اور ان پر نازل ہونے والی کتابوں کے نام یہ ہیں:

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام تورات ہے۔
- حضرت داؤد علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام زبور ہے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی کتاب کا نام انجیل ہے۔
- حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب کا نام قرآنِ مجید ہے۔ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔

آسمانی صحیفے:

چار مشہور کتابوں کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل فرمائی گئیں، انھیں صحیفے کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السّلام پر صحیفے بھی نازل فرمائے۔ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والے صحیفوں کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿١٩﴾ (سورۃ الاعلیٰ: 18-19)

ترجمہ: "یقیناً یہ (تعلیم) پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے۔ (یعنی) ابراہیم (علیہ السّلام) اور موسیٰ (علیہ السّلام) کے صحیفوں میں۔"

اسی طرح حضرت شیث علیہ السّلام اور حضرت ادریس علیہ السّلام پر بھی آسمانی صحیفے نازل کیے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

قرآنِ مجید، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب:

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ قرآنِ مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں اور ان کے احکام منسوخ ہو گئے۔

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نازل فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

قرآنِ مجید عربی زبان میں ہے۔ قرآنِ مجید کے تیس پارے، ایک سو چودہ سورتیں اور 6236 آیتیں ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں کو مکّی سورتیں اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مدنی سورتیں کہا جاتا ہے۔ مکّی سورتوں میں عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت، فکرِ آخرت اور صبر کی تلقین ہے، جب کہ مدنی سورتوں میں بے شمار احکام ملتے ہیں۔

سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات سُوْرَةُ الْعَلَق کا حصّہ ہیں۔ یہ پانچ آیات ہیں۔

تلاوت کے اعتبار سے قرآنِ مجید کی پہلی سورت سُوْرَةُ الْفَاتِحَة اور آخری سورت سُوْرَةُ النَّاس ہے۔

قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورت سُوْرَةُ الْبَقَرَة اور سب سے چھوٹی سورت سُوْرَةُ الْكَوْثَر ہے۔

قرآنِ مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت، سُوْرَةُ الْفَاتِحَة اور سب سے زیادہ فضیلت والی آیت، اٰيَةُ الْكُرْسِيّ ہے۔

قرآنِ مجید کی زینت سُوْرَةُ الرَّحْمٰن کو کہا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید کا دل سُوْرَةُ يٰسٓ کو کہا جاتا ہے۔

قرآنِ مجید کی خصوصیات اور اعجازی شان:

ایک مسلمان کے لیے تمام آسمانی کتابوں کو ماننا ضروری ہے، لیکن تمام آسمانی کتابوں میں سے قیامت تک کے لیے قرآنِ مجید ہی ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ قرآنِ مجید تمام جہانوں کے لیے ہدایت کا پیغام ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائے اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآنِ مجید پر بھی ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (سورۃ البقرۃ: 4)

اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی طرف نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے پہلے نازل فرمایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معجزات میں سے قرآنِ مجید نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس کی ہر آیت ایک زندہ و جاوید معجزہ اور حیران کر دینے والی ہے۔ قرآنِ مجید کا اسلوب، الفاظ، فصاحت و بلاغت اور ادبی کمال اتنا بلند ہے کہ نہ کوئی اس کا مقابلہ کر سکا، نہ کر سکتا ہے اور نہ کر سکے گا۔ قرآنِ مجید نے مستقبل کی جو پیشین گوئیاں کیں وہ حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اس کی تاثیر ایسی ہے کہ سننے والے اثر لیے بغیر رہ نہیں سکتے۔

جو شخص قرآنِ مجید پر عمل کر لے تو گویا اس نے تمام آسمانی کتابوں پر عمل کر لیا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے:

(الف) تورات (ب) زبور (ج) انجیل (د) قرآنِ مجید

ii قرآنِ مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُ الفاتحۃ (ب) سُوْرَۃُ الرحمٰن (ج) سُوْرَۃُ یٰس (د) سُوْرَۃُ الاخلاص

iii قرآنِ مجید کی سب سے چھوٹی سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النّاس (ب) سُوْرَۃُ قُریش (ج) سُوْرَۃُ الکوثر (د) سُوْرَۃُ النّصر

iv قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورت ہے:

(الف) سُوْرَۃُ البقرۃ (ب) سُوْرَۃُ آلِ عمران (ج) سُوْرَۃُ الاعراف (د) سُوْرَۃُ الانعام

v قرآنِ مجید کی سب سے فضیلت والی آیت ہے:

(الف) آیتِ حجاب (ب) آیتِ نور (ج) آیۃ الکرسی (د) آیتِ حج

2 مختصر جواب دیجیے۔

i اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السّلام کو کیوں بھیجا؟

ii آسمانی صحیفوں سے کیا مراد ہے؟

iii مکّی اور مدنی سورتوں کے موضوعات میں کیا فرق ہے؟

iv قرآنِ مجید کی حفاظت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

v چار آسمانی کتابوں کے نام تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

ii قرآنِ مجید کی خصوصیات اور اعجاز کی نشان تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ ایک ایسا چارٹ بنائیں جس پر ترتیبِ زمانی سے آسمانی کتب اور جن انبیائے کرام علیہم السّلام پر یہ کتب نازل ہوئیں ان کے نام تحریر ہوں۔

★ چند انبیائے کرام علیہم السّلام کے ناموں کی فہرست بنائیں جن پر صحائف نازل کیے گئے۔

برائے اساتذہ کرام:

- قرآنِ مجید کی حفاظت سے متعلق سورۃ الحجر کی آیت 09 ترجمہ کے ساتھ طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔
- طلبہ کو قرآنِ مجید کی حفاظت کے بارے میں آگاہ کیجیے۔ انھیں بتایئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے قرآنِ مجید کو ہر طرح کی تبدیلی سے محفوظ فرما دیا ہے۔ حفاظتِ قرآن کے ظاہری اور باطنی انتظام سے آگاہ کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(1) عبادات

(1) روزہ اور اس کی فضیلت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1. روزہ کا معنیٰ و مفہوم اور مقصد (تقویٰ) جان سکیں۔
2. روزہ کی اہمیّت و فضیلت سمجھ سکیں۔
3. روزہ کے احکام و آداب سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
4. ماہِ رمضان میں بدنی و مالی عبادات بالخصوص تلاوتِ قرآن مجید، قیام اللیل (تراویح)، شبِ قدر، اعتکاف، سحری، افطار کروانے اور صدقہ وخیرات کی فضیلت کو سمجھ سکیں۔
5. ماہِ رمضان میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنا سکیں۔
6. روزے سے حاصل ہونے والے روحانی، جسمانی اور معاشرتی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
7. مکمل دینی آداب کے ساتھ روزہ رکھنے اور عملی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے والے بن سکیں۔

دینِ اسلام کے مطابق صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی خاطر روکے رکھنا روزہ کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رمَضان المبارک کے روزے اس لیے فرض فرمائے ہیں تاکہ ان میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

(سورۃ البقرۃ: 183)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کسی نے رمَضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (صحیح بخاری: 1901)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ

روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال ہے۔ (صحیح بخاری: 6938)

روزہ رکھنے کے لیے سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جو کھانا کھایا جاتا ہے، اسے سحری کہتے ہیں۔ سحری کا کھانا بہت برکت والا کھانا ہوتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: سحری کھایا کرو، کیوں کہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔ (صحیح بخاری: 1923)

روزہ غروبِ آفتاب کے بعد افطار کیا جاتا ہے۔ اس وقت جو کھانا کھایا جاتا ہے، اسے افطاری کہتے ہیں۔ دوسروں کو سحری اور افطاری کرانے کا بہت ثواب ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

روزے کے احکام وآداب:

رمضان المبارک میں ہر ایسے عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان پر روزہ رکھنا فرض ہے جو مسافر نہ ہو۔ جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔

روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری والے اَعمال بھی لازم ہیں۔ روزے کی حالت میں زبان کی حفاظت کرنا اور اسے گناہوں مثلاً جھوٹ اور غیبت سے بچانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جو لوگ روزہ رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں چھوڑتے وہ صرف بھوکے پیاسے ہی رہتے ہیں، انھیں روزے کا اصل ثواب اور برکت حاصل نہیں ہوتی۔

رَمَضان المبارک صلح کا مہینا ہے۔ اس میں جھگڑوں سے بچنے کا بھی خاص حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے: اگر کوئی شخص تم سے لڑائی کرنا چاہے تو اس سے کہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔ (صحیح بخاری:1761)

رمضان المبارک کی فضیلت اور اعمال:

اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا مہینا رَمضان کا مہینا ہے۔ اس مہینے میں جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے میں نیکیوں کے ثواب کو ستّر گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح بھی ادا کی جاتی ہے، جس میں مکمل قرآنِ مجید کی تلاوت ہوتی ہے۔ رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کرنے اور روزہ داروں کو سحری اور افطاری کرانے کا بہت ثواب ہے۔ جو شخص کسی کو روزہ افطار کراتا ہے اسے روزے دار کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے اور روزے دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

رمضان المبارک کے آخری دس دن میں مسجد میں اعتکاف کرنا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنّت ہے۔ ان دنوں میں شبِ قدر بھی تلاش کرنی چاہیے۔ شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ قرآنِ مجید میں اسے ایک ہزار مہینوں سے بہتر رات قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (سورۃ القدر:3)

ترجمہ: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

رمضان میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے معمولات:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رمضان کا چاند دیکھنے پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا مانگتے۔ رمضان المبارک کی راتوں میں قیام اللیل (تراویح) اور تہجد کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ سحری کا اہتمام فرماتے اور اپنی امّت کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ رمضان المبارک میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خصوصی معمولات میں سے حضرت جبریل علیہ السّلام کے ساتھ قرآنِ مجید کا دَور اور آخری دس دنوں کا اعتکاف ہیں۔

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عادت مبارکہ تھی کہ صدقہ وخیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے تھے، لیکن رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کی مقدار باقی مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ اس ماہ میں صدقہ وخیرات میں اتنی کثرت ہو جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبریل امین (علیہ السّلام) آجاتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت کی برکات کا مقابلہ تیز ہوا نہ کر پاتی۔ (صحیح بخاری:1803)

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

روزے کے مقاصد اور فوائد:

روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔ روزہ انسان میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اس کا ربّ اسے دیکھ رہا ہے۔ اس احساس کا نام ''تقویٰ'' ہے۔ متقی شخص دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ اپنے فرائض کو پوری تندہی سے ادا کرتا ہے۔ کام چوری اور بد دیانتی نہیں کرتا۔ اس کا وجود پورے معاشرے کے لیے رحمت ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کے پاکیزہ مہینے میں جب امیر و غریب، آقا و غلام، حاکم و محکوم مسلسل ایک ماہ تک روزے رکھتے ہیں تو ان میں برابری اور مساوات کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک ہی وقت میں سحر اور ایک ہی وقت میں افطار سے معاشرے میں برابری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور امیر و غریب کا فرق مٹ جاتا ہے۔

روزہ دار جب سارا دن اللہ تعالیٰ کے لیے بھوکا پیاسا رہتا ہے تو افطاری کے وقت اسے سادہ سے سادہ چیز بھی انتہائی لذیذ محسوس ہوتی ہے، اس سے سادگی اور قناعت کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ اسے یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ لذّت حاصل کرنے کے لیے بہت مہنگے اور قیمتی کھانے کھانا ضروری نہیں ہے۔ گویا کہ روزہ مسلمانوں کو سادگی اور قناعت پسندی کا درس دیتا ہے۔

معدے کا ہر وقت بھرا رہنا بہت سی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ روزے میں جب انسان کا معدہ دن بھر خالی ہوتا ہے تو انسان کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جسم میں قوّتِ مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ انسانی جسم زہریلے اور گندے مواد سے پاک ہو جاتا ہے۔ معدے کا خاص وقت تک اور خاص حد تک خالی رہنا، انسان کو بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

رَمَضان المبارک میں سحر و افطار کی پابندی روزہ دار کو وقت کا پابند بناتی ہے۔ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد آپ کچھ نہیں کھا اور پی سکتے، اسی طرح جب تک سورج غروب نہ ہو جائے کچھ بھی کھانا اور پینا منع ہے۔ اگر ایسا کیا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ وقت کے بارے میں یہ احتیاط ہماری زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے ہمیں رمَضان المبارک کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس مہینے میں ہمیں اپنے گھر والوں کی خاص طور پر مدد کرنے کی عادت اپنانی چاہیے اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض فرمائے ہیں:

(الف) رمَضان کے (ب) شوال کے (ج) محرم کے (د) رجب کے

ii روزہ افطار کیا جاتا ہے:

(الف) اذانِ فجر کے بعد (ب) اذانِ ظہر کے بعد (ج) اذانِ عصر کے بعد (د) اذانِ مغرب کے بعد

iii رمَضان المبارک میں نیکی کے ثواب کو بڑھا دیا جاتا ہے:

(الف) چالیس گنا (ب) پچاس گنا (ج) ساٹھ گنا (د) ستر گنا

(iv) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں پائی جاتی ہے:

(الف) شبِ معراج (ب) شبِ قدر (ج) شب براءت (د) شبِ عید

(v) رمضان میں نمازِ عشاء کے فوراً بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے کہتے ہیں:

(الف) اشراق (ب) چاشت (ج) اوّابین (د) تراویح

2 مختصر جواب دیجیے:

(i) روزہ کسے کہتے ہیں؟

(ii) سحری سے کیا مراد ہے؟

(iii) شبِ قدر کی کوئی ایک فضیلت تحریر کریں۔

(iv) روزے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(v) روزے کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیجیے:

(i) روزہ رکھنے کی اہمیّت و فضیلت پر قرآن و سنّت کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

(ii) رمضانُ المبارک کے فضائل اور خاص اَعمال پر نوٹ لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپ جانتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ نفلی روزے کون کون سے ہیں، ان کی ایک فہرست تیار کیجیے۔
- بارہ اسلامی مہینوں کے نام چارٹ پر لکھیں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کن اسلامی مہینوں میں منائی جاتی ہیں، معلوم کر کے جماعت میں بتائیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- ماہِ رمضان کا آغاز ہوتے ہی اس کے آداب و احکام اسمبلی اور جماعت میں بتائے جائیں۔
- رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون اعمال کی فہرست بنوائیں۔
- شبِ قدر کی مسنون دعا یاد کرائی جائے۔
- رمضان المبارک کی برکات و ثمرات حاصل نہ ہونے کی وجوہات پر مذاکرہ کروایا جائے۔
- اساتذہ کرام طلبہ میں یہ شعور اُجاگر کریں کہ روزے کا اصل مقصد کیا ہے۔
- طلبہ کو روزے کے ضروری مسائل سے آگاہ کیجیے۔

(2) نمازِ جنازہ اور دیگر نمازیں

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. نمازِ جنازہ کی اہمیت و فضیلت کو جان سکیں۔
2. نمازِ جنازہ کے احکام و آداب سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
3. نمازِ جنازہ کے معاشرتی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
4. تعزیت اور قبرستان کے آداب سے آگاہ ہو سکیں۔
5. خسوف و کسوف کی نمازوں کے متعلّق جان سکیں۔
6. تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین، استسقاء، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور حاجات کی نمازوں اور ان کی فضیلت جانتے ہوئے انھیں پڑھنے کا اہتمام کریں۔
7. مختلف عبادات ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب اور خوشنودی حاصل کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

نمازِ جنازہ اور تعزیت:

نمازِ جنازہ وہ نماز ہے جس میں دنیا سے رخصت ہو جانے والے مسلمان کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ اس نماز میں نہ رکوع ہوتا ہے اور نہ سجدہ۔ نمازِ جنازہ کسی بھی پاک صاف جگہ پڑھی جاتی ہے۔

کسی مسلمان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوا، اس کے لیے ایک قیراط کے برابر اجر ہے، اور جو اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا، اس کے لیے دو قیراط کے برابر اجر ہے۔ کسی نے دو قیراط کا معنیٰ پوچھا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔ (صحیح مسلم: 945)

نمازِ جنازہ ادا کرنے کے مختلف انداز احادیث میں آئے ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمان مختلف انداز سے نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں۔ نمازِ جنازہ میں شرکت کا ایک مقصد مسلمان کو دنیا سے اعزاز و اکرام سے رخصت کرنا اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ جنازہ میں شرکت کا ایک مقصد موت کی یاد ہے۔ جنازہ میں شرکت کرنے والے مسلمان کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کرے اور اپنے اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

نمازِ جنازہ کا ایک مقصد میّت کے اہلِ خانہ کے ساتھ تعزیت بھی ہے۔ میّت کے اہل و عیال چوں کہ غم زدہ ہوتے ہیں، اس لیے ان کے پاس تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے تاکہ ان کے غم کو ہلکا کیا جا سکے اور ان کو صبر کی تلقین کی جائے۔ مسلمان ایک دوسرے کا غم بانٹتے ہیں تو ان میں محبّت اور اتّحاد کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ مسلمان کی تجہیز و تکفین اور نمازِ جنازہ میں شرکت کا حکم دراصل مسلمانوں میں اجتماعیت اور وحدت پیدا کرنے کے لیے ہے۔

قبرستان میں جانا:

مُردوں کے لیے دعا اور موت کو یاد کرنے کی غرض سے قبرستان جانا مسنون ہے، حدیث میں قبرستان جانے کا مقصد یہ بیان ہوا ہے کہ موت

کی یاد تازہ کی جائے۔قبرستان جانے والے کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (سنن ترمذی:1053)

ترجمہ: اے قبرستان والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ تمھاری بھی مغفرت فرمائے اور ہماری بھی، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمھارے پیچھے آنے والے ہیں۔

قبرستان جا کر تمام مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے اور اپنی موت کو یاد کرنا چاہیے۔قبروں پر چڑھنا اور ان کی بے ادبی کرنا بہت بری بات ہے۔قبرستان میں ہنسی مزاح کے بجائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیے۔قبرستان میں کوڑا کرکٹ یا کسی بھی قسم کی گندی چیزیں پھینکنا بہت سخت گناہ کی بات ہے۔

کسوف وخسوف کی نماز:

سورج گرہن کے موقع پر جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نمازِ کسوف اور چاند گرہن کے موقع پر جو نماز پڑھی جاتی ہے، اسے نمازِ خسوف کہتے ہیں۔ان نمازوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب گرہن ہو تو امام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی جائیں، جن میں بہت لمبی قراءت ہو اور رکوع سجدے بھی لمبے ہوں، دو رکعتیں پڑھ کر قبلہ رُو بیٹھے رہیں اور سورج صاف ہونے تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔ان نمازوں کو اگر جماعت سے پڑھنا ممکن نہ ہو تو انھیں انفرادی طور پر بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

ان نمازوں کا مقصد یہ ہے کہ کائنات کے مظاہر میں تبدیلی کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور اس سے رحم کی درخواست کی جائے۔

تہجد:

تہجد سے مراد وہ نوافل ہیں جو عشا کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق سے پہلے تک ادا کیے جاتے ہیں۔رات کے آخری پہر میں تہجد کی نماز ادا کرنا افضل ہے۔حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس نماز کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تہجد کی نماز میں دو رکعات بھی پڑھیں، چار بھی اور آٹھ بھی۔

اِشراق:

سورج کے روشن ہو جانے کے بعد جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے اشراق کہتے ہیں۔یہ بھی بہت فضیلت والی نماز ہے۔یہ عموماً سورج نکلنے کے آدھ گھنٹے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔

چاشت:

نمازِ چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔جب دن اچھی طرح روشن ہو جاتا ہے تو اس وقت چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب انسان نئے دن کا آغاز کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ کی سلامتی پر صدقہ واجب ہے، ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، اچھے کام کا حکم دینا صدقہ ہے، برے کام سے منع کرنا صدقہ ہے۔اور ان تمام کے بدلے میں چاشت کے وقت پڑھی جانے والی دو رکعتیں کافی ہیں۔ (صحیح مسلم:720)

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

اوّابین:

نمازِ مغرب کے فرض پڑھ کر چھے رکعتیں پڑھنا مستحب ہیں، ان کو صلوٰۃ الاوّابین اور نماز اوّابین بھی کہتے ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جس شخص نے مغرب کے بعد چھے رکعات پڑھیں، اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب دیا جائے گا۔ (سنن ترمذی: 735)

اِسْتِسْقاء:

وہ باجماعت نماز جو بارش طلب کرنے کے لیے کھلے میدان میں پڑھی جاتی ہے اسے نمازِ اِسْتِسْقاء کہتے ہیں۔

تحیۃ الوضوء:

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔ اسے تحیۃ الوضوء کہتے ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، اس عمل کی برکت سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنّت میں ان کے قدموں کی آواز سنی تھی۔

تحیۃ المسجد:

مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نفل پڑھنے کا وقت میسر ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے۔

نمازِ حاجت:

کسی حاجت کے پورا کرنے کے لیے جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے نمازِ حاجت کہتے ہیں۔ نماز حاجت کی ایک مسنون دعا بھی ہے جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

یہ سب نمازیں ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے ہیں۔ ہمیں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازوں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔ قیامت کے دن فرض نمازوں میں جو کمی رہ جائے گی وہ نوافل کے ذریعہ پوری کی جائے گی۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1 درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

i مسلمان کے لیے جس نماز میں دعائے مغفرت کی جاتی ہے، اسے کہتے ہیں:

(الف) نمازِ جنازہ (ب) نمازِ اِسْتِسْقاء (ج) نمازِ خسوف (د) نمازِ کسوف

ii قبرستان میں جانے کا مقصد ہے:

(الف) السلام علیکم کہنا (ب) تنہائی اختیار کرنا (ج) موت کی یاد (د) رشتے داروں کو یاد کرنا

iii مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل پڑھے جاتے ہیں، انھیں کہتے ہیں:

(الف) تہجد (ب) اشراق (ج) چاشت (د) اوّابین

iv بارش طلب کرنے کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے کہتے ہیں:

(الف) نمازِ تسبیح (ب) نمازِ اِسْتِسْقاء (ج) نمازِ خسوف (د) نمازِ کسوف

v مسجد میں داخل ہونے کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں، انھیں کہتے ہیں:

(الف) تحیۃ المسجد (ب) تحیۃ الوضو (ج) نمازِ تہجد (د) نمازِ حاجت

2 مختصر جواب دیجیے۔

i نمازِ جنازہ پڑھنے کی فضیلت لکھیں۔
ii قبرستان کے آداب تحریر کریں۔
iii چاشت کی نماز میں کتنی رکعات پڑھی جاتی ہیں؟
iv تہجد کی نماز کس وقت پڑھی جا سکتی ہے؟
v بارش طلب کرنے کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i نمازِ جنازہ، تعزیت اور قبرستان جانے کے آداب تحریر کریں۔
ii فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازوں کے نام اور اوقات لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ نمازِ جنازہ اور دیگر نمازوں کا طریقہ اور ان میں پڑھی جانے والی دعائیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو سکھائیں۔
- ★ فرض، سنت اور نفل میں کیا فرق ہے، معلوم کریں اور دوستوں کو بتائیں۔
- ★ دنیا سے رخصت ہو جانے والے مسلمانوں کی نمازِ جنازہ میں شرکت کیا کریں، نمازِ جنازہ میں شرکت فرضِ کفایہ ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو ترغیب دیجیے کہ وہ نمازِ جنازہ کا طریقہ اور دعا اپنے گھر والوں سے سیکھیں۔
- طلبہ کی مدد کیجیے کہ وہ مسنون اور نفلی نمازوں کی رکعات اور ان کے اوقات کی فہرست بنائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

(3) دعا کی اہمیت وفضیلت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1. دعا کے لغوی و اصطلاحی معنی جان سکیں۔
2. دعا کی فضیلت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
3. دعا کی قبولیت میں حمد و ثنا اور درود شریف کی فضیلت و اہمیّت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
4. دعا کے آداب، قبولیتِ دعا کے مواقع اور دعا کی قبولیت کی مختلف صورتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
5. قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی عادت کو اپنائیں۔

دُعا کے لفظی معنیٰ ہیں ''پکارنا''۔ دُعا عبادت کا نچوڑ ہے۔ مومن کا ہتھیار ہے۔ بندے کا اپنے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار ہے۔ دُعا انسانی فطرت کا حصّہ ہے، جب مصائب اور آزمائشیں چاروں طرف سے گھیر لیں تو ہاتھ اپنے رب کے حضور اٹھ ہی جاتے ہیں۔ دعا کرنے سے انسان کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

دعا مانگنے کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ضروریات کے پورا کرنے کا جو سب سے زیادہ کارگر طریقہ بتایا ہے، وہ دُعا ہے۔ دُعا اللہ تعالیٰ سے لینے کا ذریعہ ہے۔ دُعا کے ذریعے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ شیطانی حملوں سے بھی پناہ ملتی ہے۔ دُعا بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان رابطے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (سورۃ البقرۃ:186)

ترجمہ: میں (ہر) دعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ مجھ سے دُعا کرے۔

دعا ایک عبادت ہے، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے۔'' (جامع ترمذی:2969)

رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: ''جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔'' (جامع ترمذی:3373)

حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آدمی کو اپنی ساری حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہییں، یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے، تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے۔ اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے۔ (کنز العمال:3142)

دُعا مانگنا انسان کو ہمیشہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مومن کوئی ایسی دُعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا ہوتی ہے: جو مانگا ہو، وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے۔ اس کی دُعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ آنے والی کوئی مصیبت اور تکلیف اس کی دُعا کے باعث روک دی جاتی ہے۔ (مسند احمد:11133)

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

دعا کی قبولیت اور آداب:

- دُعا مانگنے سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہیے، دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔
- دعا کے آخر میں بھی دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔ دعا کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- دُعا جب بھی مانگی جائے تو پورے یقین اور اُمید سے مانگی جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول فرمائے گا۔
- دُعا عاجزی اور انکساری سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً (سورۃ الاعراف:55)

ترجمہ: اپنے ربّ سے گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے دُعا مانگو۔

- اگر ممکن ہو تو دعا قبلہ رخ ہو کر اور باوضو ہو کر مانگنی چاہیے۔
- رشتہ داروں سے قطع تعلّق کرنے والے اور حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔
- دعا کی قبولیت کے بارے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ ہمارا کام دعا مانگنا ہے، اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اور جیسے چاہے گا، دعا قبول فرما کر اجر عطا فرما دے گا۔
- ہمیں ساری انسانیت کے لیے دعا مانگنی چاہیے، کیوں کہ جو شخص دوسروں کے لیے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ (سنن ابوداؤد:1537)
- دُعا صرف جائز کام کے لیے مانگنی چاہیے۔ ناجائز کاموں کے لیے دعا مانگنا سخت گناہ کی بات ہے۔

سب سے زیادہ جامع دعا قرآنِ مجید میں نازل ہونے والی اس دعا کو قرار دیا گیا ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سورۃ البقرۃ:201)

ترجمہ: "اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔"

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی کے مختلف مواقع کے لیے مختلف دُعائیں سکھائی ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی میں برکت کے حصول اور برائی سے حفاظت کے لیے ان دُعاؤں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی، دنیا و آخرت میں کامیابی، ماں باپ کی زندگی، عافیت و تندرستی، مسلمانوں کی بھلائی، حفاظت، عزت اور ترقی کے علاوہ پاکستان کی سلامتی اور بھلائی کے لیے بھی دُعا کرنی چاہیے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) دعا کا لفظی معنیٰ ہے:

(الف) رکنا (ب) بندگی (ج) بھیجنا (د) مانگنا

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

ii مومن کا ہتھیار ہے:

(الف) شہرت (ب) خوب صورتی (ج) دعا (د) دولت

iii دعا مانگنے کی بہترین کیفیت ہے:

(الف) بےخودی (ب) عاجزی (ج) حوصلہ مندی (د) بے نیازی

iv دعا قبول نہیں ہوتی:

(الف) امیروں کی (ب) سیاست دان کی (ج) حرام کھانے والے کی (د) سختی کرنے والے کی

v ہمیں دعا مانگنی چاہیے:

(الف) ساری انسانیت کے لیے (ب) صرف اپنے لیے (ج) صرف گناہ گاروں کے لیے (د) صرف دوسروں کے لیے

2 مختصر جواب دیجیے۔

i دعا کا کیا معنیٰ ہے؟

ii دعا کی فضیلت پر ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔

iii دعا کی فضیلت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

iv دوسروں کے لیے دعا مانگنے کا کیا فائدہ ہے؟

v دعا کس یقین کے ساتھ مانگنی چاہیے؟

3 تفصیلی جواب دیجیے۔

i قرآن وسنّت کی روشنی میں دعا کی فضیلت واہمیّت بیان کریں۔

ii دعا مانگنے کے آداب تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- دعا کی فضیلت کو سمجھتے ہوئے اپنی دعا کے قبول ہونے کا کوئی واقعہ سنائیں۔
- روزمرّہ کی زندگی میں مختلف مواقع کی مسنون دعاؤں کو یاد کر کے پڑھنے کو اپنا معمول بنائیں۔
- دعا کے آداب پر مشتمل ایک خوب صورت چارٹ بنائیں۔
- قبولیتِ دعا کے اہم مواقع کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں آگاہ کریں کہ حرام کمائی اور حرام خوراک دعا کی قبولیت میں رکاوٹ ہے۔
- طلبہ کو قرآنی دُعا "رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما) یاد کرنے کو کہیں اور انھیں اس دعا کی اہمیّت اور فضیلت سے آگاہ فرمائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale